دل کی بات

گزشتہ اڑتالیس برسوں سے پاکستان میں حصولِ اقتدار اور مفادات کی جنگ جاری ہے۔ اس جنگ کے اصل کردار حکمران اور سیاست دان ہیں جن میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ اس جنگ کے نتیجہ میں آج تک کوئی بھی حکومت استحکام کے ساتھ کام نہیں کر سکی۔ مارشل لاء ہو یا جمہوریت اقتدار، مفادات اور شخصیت سازی کا محاذ کبھی سرد نہیں پڑا جس کی سزا ہمیشہ ملک اور قوم کو بھگتنا پڑی۔ اسی کے نتیجہ میں مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بنا۔ ماضی کے تمام حکمرانوں کے عبرتناک انجام سے بھی مفادات کی اس جنگ کے سورماؤں نے کوئی سبق نہ سیکھا۔ نتیجتہً یہاں کوئی نظام بھی کامیاب نہ ہو سکا اور نہ ہو سکتا ہے۔ بدامنی، انتشار، معاشی و سیاسی عدم استحکام کے منحوس سائے ہمیشہ اس بد نصیب ملک پر چھائے رہے ہیں۔ اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور تجزیوں کے مطابق صرف گزشتہ ماہ اگست کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو ہر محب وطن شہری کانپ اٹھتا ہے۔ مثلاً کراچی میں بے گناہ انسانوں کے قتل عام میں بجائے کمی کے اجتماعی قتل کی لرزہ خیز وارداتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اور شقی القلب انسان نما درندوں نے قتل کے نئے نئے انداز اختیار کر کے معصوم شہریوں کا سکون اجاڑ ڈالا ہے۔ کلرکوں کی ملک گیر ہڑتال اور دفاتر بند ہونے کی وجہ سے ملک کا پورا نظام جام ہو کر رہ گیا۔ پھر تاجروں نے انکم ٹیکس کے ظالمانہ قوانین کے خلاف دو روزہ ملک گیر ہڑتال سے معیشت کا پہیہ جام کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں حصص کے بازار میں روزانہ چار ارب روپے کا خسارہ ہوا اور چار دنوں میں سولہ ارب روپے کا نقصان ہوا۔ اساتذہ کی ہڑتال سے تعلیمی نظام تباہ و برباد ہوا۔ غرض پورا ملک سراپا احتجاج بنا رہا اور حکومتی ایوانوں سے تاحال بیانات داغے جا رہے ہیں کہ "ملک ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے"

ادھر قبائیلی علاقوں میں حکومت کی مسلح فورسز اور قبائیلیوں میں مسلح تصادم نے کئی خطرات کو جنم دیا۔

باڑہ کے علاقے میں آٹھ قبائل پر مشتمل تنظیم اتحاد علماء ایک مضبوط تنظیم ہے۔ مولانا عبدالہادی اس کے سربراہ ہیں۔ اخباری رپورٹوں کے مطابق اس تنظیم نے منشیات کی سمگلنگ، چوری، ڈکیتی کی وارداتوں کو بزور طاقت روکا اور شرعی قوانین کے تحت مجرموں کو جرگہ کے فیصلہ کے ذریعہ سزائیں دیں۔ مگر حکومت نے تنظیم کی اس طاقت سے خائف ہو کر اسے کچلنے کا فیصلہ کر لیا۔ ۳ اگست کو مولانا عبدالہادی کو گرفتار کر لیا۔ اور ۱۲ اگست کو فرنٹیئر سکاؤٹس کے دس ہزار افراد اور قبائیلیوں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں آٹھ سکاؤٹس اور سولہ قبائیلی جاں بحق ہو گئے۔ اخبارات میں وزیر داخلہ کا یہ شرمناک بیان تھا کہ اگر قبائیلی تنظیم نفاذ اسلام کے مطالبہ سے دستبردار ہو جائے تو مولانا عبدالہادی کو رہا کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ حالات کی کشیدگی کے سبب مولانا عبدالہادی کو رہا کر دیا گیا ہے مگر علاقہ میں کشیدگی مستقل موجود ہے۔